روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۴ | بدھ ۲۹ ذیقعدہ - ۱۴۱۴ھ ' ۱۱- ہجرت ۷۳ ۱۳ ھش ' ۱۱- مئی ۱۹۹۴ء

ایسا طریق اختیار کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت میں تقویٰ قائم رہے

آج میں ایک آواز نیکی کی بلند کرتا ہوں تو دنیا کے کونے کونے سے لبیک لبیک کی آوازیں آتی ہیں

گوجرانوالہ کے واقعہ کے ذمہ داروں کو عبرت ناک سزا دی جائے تا کہ آئندہ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی جرأت نہ ہو سکے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۲۹- شہادت ۷۳ ۱۳ ' ھش (۲۹- اپریل ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۹- اپریل- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ اپنے ذاتی اور قومی تقویٰ کی حفاظت کریں اور ایسے طریق اختیار کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت احمدیہ میں تقویٰ قائم رہے اور آئندہ نسلیں اپنی عزت کے سلسلے میں ہمارا حوالہ دیں- حضرت صاحب نے گوجرانوالہ کے دردناک واقعہ کے ذمہ داروں کو عبرت ناک سزا دینے کا مطالبہ کیا- آپ نے فرمایا آج دنیا بھر میں جب بھی میں کسی نیکی کی تحریک کرتا ہوں تو افراد جماعت دنیا کے ہر کونے سے لبیک لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہیں-

حضرت صاحب کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست بیت الفضل لندن سے ٹیلی کاسٹ کیا گیا- خطبہ کے آغاز میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مختلف جماعتوں میں ہونے والے دینی اجتماعات کا ذکر فرمایا- حضرت صاحب نے جن جماعتوں اور ان کی دینی تقاریب کا ذکر فرمایا وہ ذیل میں درج ہیں-

جماعت احمدیہ یوگنڈا کا جلسہ سالانہ اور مجلس شوریٰ- جماعت احمدیہ تنزانیہ کا جلسہ سالانہ اور مجلس شوریٰ- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ۳۸ ویں سالانہ تربیتی کلاس- لجنہ اماء اللہ پاکستان کی سالانہ تربیتی کلاس- مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کا اجتماع- مجلس خدام الاحمدیہ سینڈوزے (کیلی فورنیا) کی تربیتی کلاس- لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ فرینکفورٹ کی یک روزہ تربیتی کلاس و مجلس شوریٰ-

جماعت کینیا کی بیداری حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ کینیا کا شکوہ بھی موصول ہوا ہے- کہ گزشتہ جمعہ کو ان کی شوریٰ کے انعقاد کا اعلان نہیں ہوا- آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کینیا اب بیدار ہو رہی ہے اور ان میں اب نئی ترقی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں جب دعوت الی اللہ کی مہم پہلے پاکستان میں اور پھر یورپ میں شروع ہوئی تو اس وقت کینیا کی جماعت سارے افریقہ میں سب سے پیچھے تھی- یہاں اتنی کم بیعتیں ہوتی تھیں کہ میں نے جب وہاں کے مربی صاحب سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ علاقہ ہی ایسا ہے یہاں رواج ہی نہیں- حضرت صاحب نے فرمایا ہم تو رواجوں کو بدلنے آئے ہیں اور اگر رواج نہ بدلے تو اسے توڑنے کے لئے آئے ہیں- یہ صورت حال لازماً بدلنی چاہئے- یہاں پر یہ شکل تھی کہ پاکستانی احمدیوں کی سوسائٹی اپنے آپ ہی میں مگن تھی- وہ کس ملک میں رہ رہے ہیں- کس کا نمک کھا رہے ہیں- ان کے دلوں کو جیتنے کی ان پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس پر ان کی کوئی توجہ نہ تھی- یہ احمدی آپس میں ہی مل بیٹھتے تھے- چندے بھی دیتے تھے- لیکن جن ملکوں میں جماعت وہاں کے ملکوں کا حصہ بن کر نہ رہی وہاں پر ان کی حکومتوں نے ان کے اور دیگر ایشیائیوں کے قدم ایسے اکھاڑے کہ پھر کسی طرح دوبارہ وہاں نہ جم سکے- اور جہاں جماعت افریقن بن کر پہنچی ہے وہاں حال ہی اور تھا- میں نے بار بار کہا اور توجہ دلائی کہ اس صورت حال کو بدلیں- چنانچہ لمبے عرصے کی کوششوں کے بعد صورت حال تبدیل ہوئی اور اب وہاں پر بیسیوں کی بجائے ہزاروں بیعتیں ہو رہی ہیں- خدا کرے کہ یہ مزید ترقی کریں اور مغربی افریقہ کی طرح تیز رفتاری سے آگے

باقی صفحہ ۳ پر

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع اور عاجزانہ درخواست دعا

محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی رقم فرماتی ہیں-

برادرم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کمر کا جو آپریشن گذشتہ ماہ ہوا تھا- وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا- اور اب وہ کچھ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے ہیں- اللہ تعالیٰ ان سب بھائی بہنوں کو جزائے خیر سے نوازے جنہوں نے دردمندانہ دعاؤں سے مدد فرمائی- مکمل صحت یابی کیلئے مزید دعا کی عاجزانہ درخواست ہے- اب بارہ مئی ۹۴ء کو انکی ایک آنکھ کا آپریشن (اللہ نے چاہا) تو واشنگٹن (امریکہ) میں ہو رہا ہے- جملہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے آپریشن کی مکمل کامیابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے-

نمایاں اعزاز

○ پنجاب یونیورسٹی انٹر کالجیٹ روئنگ چیمپئن شپ امسال لاہور میں ہوئی- جس میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے انفرادی طور پر شرکت کی اور ٹیم مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی- سو میٹر اور دو سو میٹرز کے سنگل ریس مقابلوں میں ربوہ کالج کے قمر احمد نے دو پوزیشنیں حاصل کیں- وہ سو میٹر میں اول اور دو سو میٹر میں رنر اپ رہے جبکہ پنجاب یونیورسٹی فیکلٹیز نے پہلی پوزیشن حاصل کی- اس چیمپئن شپ میں دس کالجز کی ٹیموں نے شرکت کی-

درخواست دعا

○ محترم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں-

احباب سے مولانا موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کارکن دفتر الفضل توسیع اشاعت کے سلسلہ میں آجکل کراچی کا دورہ کر رہے ہیں- احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے کارکن موصوف سے تعاون فرمائیں-

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۱۔ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۱۱۔ مئی ۱۹۹۴ء

محاسبے کی ضرورت

انسان نے کوئی کام ٹھیک کیا ہے یا غلط۔ اس نے کوئی بات ٹھیک کی ہے یا غلط۔ یہ وہ کس سے پوچھے۔ کون جانے کوئی کس زاویہ سے اس کی بات یا اس کے کام کو دیکھے اور صحیح اندازہ لگا سکے یا نہ لگا سکے۔ کسی سے کچھ جواب ملے گا اور کسی سے کچھ۔ کوئی کہے گا تم نے ٹھیک کیا اور ٹھیک کہا۔ اور کوئی کہے گا تم نے غلط کیا اور غلط کہا۔

اگر انسان کی اپنی نیت ٹھیک ہو اور اسے قلب صافی حاصل ہو تو اس کے سوال کا جواب اس کے اپنے پاس ہی موجود ہوتا ہے۔ چونکہ کوئی انسان کسی کو اتنا نہیں جانتا جتنا کہ وہ خود جانتا ہے کہ وہ کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نیت نیک ہو اور دل صاف ہو۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ اپنے دل سے پوچھو کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا ٹھیک نہیں ہے۔

ایسا کرنے کو ہم محاسبہ کہہ سکتے ہیں۔ محاسبہ نہایت ضروری ہے۔ بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ روز سونے سے پہلے انسان اپنا محاسبہ کرے تو ہر نیا طلوع ہونے والا دن پہلے دن سے بہتر ہو گا۔ خالی الذہن ہو کر اور بغیر کسی کے ساتھ تعصب کا اظہار کئے اگر انسان سوچ لے اس نے جو کچھ کیا یا کہا وہ ٹھیک تھا یا غلط تو یقیناً اس کا دل اور اس کا دماغ اس کی صحیح رہنمائی کرے گا۔ یہ احتساب ماضی کے لئے بھی ضروری ہے اور مستقبل کے لئے بھی۔ ماضی کے لئے تو اس طرح کہ اگر انسان کو یقین ہو جائے کہ اس سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے تو وہ یقیناً آسانی سے معافی مانگ سکے گا کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش کا طالب ہو گا۔ اگر وہ محاسبہ ہی نہ کرے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کرے کہ جو کچھ ہوا وہ کیسا تھا تو معافی کا سوال کیسے پیدا ہو۔ اگر کسی کام کے متعلق وہ سوچے کہ اس نے اچھا کیا تو یقیناً اس کام کو وہ آئندہ اس سے بھی بہتر رنگ میں کرنے کا عزم کر لے گا اور مستقبل میں اپنے آپ کو ماضی سے بہتر پائے گا۔

محاسبہ کا لفظ ہمارے ذہن میں رہنا چاہئے اور محاسبہ کے لئے جو سب سے ضروری شرط ہے۔ نیت کا نیک ہونا اور دل کی صفائی۔ یہ شرط بھی پوری ہونی چاہئے۔ اگر نیت نیک نہ ہو اور دل صاف نہ ہو تو ہر بری بات اچھی لگ سکتی ہے۔ اور ہر اچھی بات سے گریز کی راہ نکالی جا سکتی ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ محاسبہ ہر زاوئے سے ہونا چاہئے اور ہر کہی گئی بات اور کئے گئے کام کے متعلق ہونا لازمی ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ دنیا میں بہت سے فسادات اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وقت پر محاسبہ نہیں کیا جاتا۔ گھپلے پہ گھپلا ہوتا رہتا ہے اور اجتماعیت گونگی شرافت کی طرف خاموش رہتی ہے۔ پس محاسبہ نہایت ضروری ہے۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی۔

میں جانتا ہوں کہ مَیلی نظر ہے کس کس کی
تعصبات میں بھیگی ڈگر ہے کس کس کی
جو دیکھتے ہیں مری سمت، مجھ کو پہچانیں
اُنہیں سے پوچھو کہ اُنکو خبر ہے کس کس کی

ابوالاقبال

کرتے ہیں مسیحائی کا دعویٰ تو کریں آپ
لیکن کسی بیمار کو اچھا تو کریں آپ

بیمارِ محبت بھی کبھی ہوگا شفایاب!
کھُل جائے گا یہ راز مداوا تو کریں آپ

کیا خُوب کہا آپ نے جاتے ہُوئے ہم سے
دیکھیں گے ذرا اشک کو دریا تو کریں آپ

کتنے ہیں وُہ دل آپ نے توڑے ہیں جو اکثر
فُرصت میں کبھی بیٹھ کے سوچا تو کریں آپ

ممکن ہے ہمیں ٹھہریں سزاوارِ عنایت
اِس سمت کبھی بھُول کے دیکھا تو کریں آپ

کہتے ہیں کہ ملتا ہے یہیں چشمۂ حیواں
زخمِ دلِ بے تاب کو گہرا تو کریں آپ

دیکھیں تو ذرا بارشِ رحمت کے کرشمے
بادیدۂ نم عرضِ تمنّا تو کریں آپ

ہر موج ہے دریا کی، نہنگوں کا نشیمن
کرنا ہے اگر پار یہ دریا تو کریں آپ

اُس شوخ کا مل جائے گا نقشِ کفِ پا بھی
ہاں عزم کو ہمدوشِ ثُریّا تو کریں آپ

کیا آپ مرے دل کو بھی آباد کریں گے
اندازۂ ویرانیِ صحرا تو کریں آپ

رِندوں کی یہ ضد ہے پرِ پرواز کی خاطر
بس ایک ذرا منتِ صہبا تو کریں آپ

محمؔود شب و روز یہ کیا عشق کی باتیں
اُلفت کا کوئی رنگ ہُویدا تو کریں آپ

ڈاکٹر محمود الحسن

بقیہ صفحہ ۱

بڑھیں اور چند سال میں ہزاروں کی بجائے لاکھوں بیعتیں وہاں سے آنے لگیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جو باتیں میں نے کینیا کے بارے میں کہی ہیں انہی باتوں کا مخاطب یوگنڈا اور تنزانیہ بھی اپنے آپ کو سمجھیں۔

شوریٰ کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک ارشاد

حضرت صاحب نے بعد ازاں شوریٰ کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک اہم اقتباس سنایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس میں فرمایا تھا کہ میرا ۲۰۔۲۵ سال کا تجربہ یہ ہے کہ بعض اوقات مشورہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک عام آدمی کی رائے بھی ساتھ نہ ملالی جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا کہ ۱۰۰ میں سے ایک دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مجھے اپنے آپ فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا میرا اندازہ ہے کہ سو میں سے ایک دفعہ سے بھی کم ایسا اتفاق ہوا ہے شوریٰ کے مشورہ کے وقت یہ نہیں ہوتا کہ امام جماعت یکطرفہ طور پر اپنا فیصلہ سنادے بلکہ امام جماعت کی رائے مسلسل شوریٰ کے اراکین کی رائے میں شامل ہو کر مشورہ مکمل ہوتا ہے۔ آخر وقت یہ آتا ہے کہ امام جماعت کی رائے شوریٰ کی رائے بن چکی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کا طریق یہ تھا کہ آپ کسی دیہاتی نمائندے کو جو خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھا ہوتا تھا اور اس نے بولنے کے لئے اپنا نام نہیں لکھوایا ہوتا تھا۔ یہ فرماتے تھے کہ آپ بھی اپنا مشورہ دیں کیونکہ دیہاتی احمدی کا مشورہ بھی ساتھ آنا چاہئے۔ اس طرح سے مجلس شوریٰ اور امامت کی رائے اس طرح ہم آہنگ ہو جاتی تھی کہ دو الگ وجود رہتے ہی نہیں تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس طریق کو عالمی طور پر مجلس شوریٰ میں شامل کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض اوقات لوگ مخالفانہ رائے سننے کا حوصلہ نہیں رکھتے بعض کو مخالفانہ رائے دینے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ امام جماعت کی موجودگی میں اگر غصے سے بھی بات کرنی ہو تو حوصلے سے کی جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میرا تجربہ ہے کہ بسا اوقات میں نے اپنا ایک منشاء ظاہر کر دیا۔ ابھی یہ فیصلہ نہ تھا لیکن اللہ کے فضل سے جماعت متقی ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے اٹھ کر بڑی لجاجت اور عاجزی سے معذرت آمیز طریق پر کہا کہ وہ اس منشاء کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مجھے ان کو حوصلہ دے کر کہنا پڑا تاکہ بات کریں۔ اب جو رائے وہ بیان کرتے وہ بڑی اہم ہوتی یہ پاکیزگی کا ماحول ایسا ہے کہ اس کا عشر عشیر بھی کہیں آپ کو دوسری جگہ دکھائی نہ دے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب امام جماعت سامنے نہ ہو تو بعض اوقات کچھ بیوقوفیاں سر اٹھانے لگتی ہیں ایسے اکھڑ طریق سے بات کرتے ہیں جیسے کسی نے روڑا دے مارا ہو۔ ہماری مجالس شوریٰ میں دنیاوی مجالس کی طرح کرسیاں چلنے کی نوبت تو خدا کے فضل سے کبھی نہیں آئی لیکن بات میں تلخی ضرور شامل ہو جاتی ہے۔ پھر میں نے کہا کہ شوریٰ کی ریکارڈنگ کر لیا کریں میں خود سنا کروں گا۔ اس سے بہت اچھا اثر پڑا۔ اور عام لوگوں کو امام جماعت کی موجودگی کا احساس پیدا ہو گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ سے تعلق کا رشتہ بھی مجلس شوریٰ عطا کرتی ہے۔ کسی بات میں دل آزاری کا کوئی عنصر نہیں آتا۔ سادگی یا نادانی سے بعض اوقات کوئی بات کہہ دی جاتی ہے مگر ماحول کو اس سے پراگندہ نہیں ہونے دینا چاہئے۔ یہ اتنا قیمتی نظام ہے کہ اس کی حفاظت کی خاطر کسی بڑی سے بڑی قربانی کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہونی چاہئے۔

سب سے بڑا معزز متقی ہے حضرت صاحب نے فرمایا خطبہ کے آغاز میں میں نے جو آیت تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسانو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اس لحاظ سے سارے انسانوں میں کوئی فرق نہیں کوئی کالا ہو یا گورا۔ لنگڑا ہو یا صحت مند کوئی فرق نہیں ہے۔ ہم نے تمہیں قبائل اور بڑے بڑے گروہوں کے نام تعارف کے لئے دیئے ہیں۔ لیکن تم میں سے سب سے معزز وہ ہے جو خدا کے نزدیک متقی ہونے کی وجہ سے معزز ہے۔ اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور باخبر ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ انسان اولاً اپنی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت روٹی کمانے کو دیتا ہے۔ پھر اس کو اولاد کا فکر ہے کہ باقی رہنے والی نسلیں عطا ہوں۔ انسان قومی وقار کو سامنے رکھتے ہیں۔ انسان قوت اور طاقت کے ذریعے اپنے آپ کو دوسروں سے برتر قرار دیتا ہے۔ بعض جانور بھی طاقتور رہنے کا اظہار کرتے ہیں مگر شعوری طور پر نہیں۔ لیکن جانور اکرام کا تصور نہیں رکھتے۔ یہ تصور انسان میں ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اس کے نزدیک نہ جتھہ اور نہ سیاسی طاقت اہم ہے۔ اللہ کے سامنے تو عزت کا سبب تقویٰ ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں عزت حاصل کرنے کا راستہ بتاتے ہیں کہ تم سب سے بڑھ کر متقی بن جاؤ۔

حضرت صاحب نے فرمایا تقویٰ کا مضمون ہی انسانوں کو جانوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ سب سے اچھا زاد راہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کی عزت وہ ہے جس کے قائم رہنے کی ضمانت ہے۔ اور کوئی عزت ایسی نہیں جس کی بقا کی ضمانت ہو۔ قوموں میں انسانوں میں انفرادی طور پر دیکھیں تو تاریخ بتاتی ہے کہ جو قومیں اور جو انسان ایک وقت میں معزز تھے وہ دوسرے وقت میں ذلیل ہو گئے۔ جو قومیں ایک وقت میں دوسروں پر حکومت کرتی تھیں وہ ایسی ذلیل ہوئیں کہ جن پر وہ حکومت کرتے وہی ان پر حکومت کرنے لگے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج کے دور میں روس کی مثال ہے کہ ایک وقت میں اس کے زیر تسلط قومیں آزادی حاصل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں جب اللہ نے فیصلہ فرما لیا تو چھوٹی چھوٹی قومیں سر اٹھانے لگیں اور آزادی کے مطالبے کرنے لگیں۔

امریکہ کی طاقت بھی ختم ہو جائے گی حضرت صاحب نے فرمایا آج امریکہ کا ساری دنیا پر رعب ہے۔ قومیں امریکہ کو سجدے کرتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ہمیشگی کا دور نہیں ہے۔ امریکہ میں تنزل کے آثار شروع ہو چکے ہیں۔ اور چند سال میں اور زیادہ نمایاں ہو جائیں گے۔ امریکہ ہمیشہ دنیا کی واحد سپر پاور نہیں رہے گا۔ جو کمزور قومیں آج امریکہ کے آگے اپنی عزتوں کے سودے کر رہی ہیں ان سے زیادہ بے وقوف اور کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خواہ تم قوموں کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہو یا انفرادی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہو۔ خدا کے نزدیک تم اس وقت معزز ہو گے جب تقویٰ اختیار کرو گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک ہمارا جماعتی سفر ہے ہماری بھرپور اور دلی آرزو ہے کہ یہ سفر ہمیشہ ہمیش قائم رہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوا کرتا۔ مذہبی قوموں میں بھی تنزل آ جاتا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ ایسا کوئی سبب ان کی زندگی میں نہ پیدا ہو جائے جس سے تنزل کا راستہ کھل جائے۔ اگر آپ تقدیر خیر کے خواہاں ہیں تو عمل خیر کی تمنا کریں۔ خیر کی سوچیں رائج کریں۔ اپنے تقویٰ کی اپنی ذات میں بھی حفاظت کریں اور اپنی نسلوں میں بھی حفاظت کریں۔ ایسا طریق اختیار کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت میں تقویٰ کا طریق جاری رہے۔ آنے والی نسلیں اپنی عزتوں کے حوالے سے ہمارا حوالہ دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ متقی وجود حضرت رسول اکرم ﷺ کا پاکیزہ وجود تھا۔ سب سے زیادہ اکرام کے لائق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔

نیکی کی تلقین اور بدیوں سے روکنے کی نصیحت کا مطلب حضرت صاحب نے حضرت نبی پاک ﷺ کی بعض احادیث پیش فرمائیں۔ ایک حدیث میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔ بڑوں کی توقیر نہیں کرتا۔ امر معروف کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سارا تصور شوریٰ کے تصور کے عین مطابق ہے۔ یہ شوریٰ کا خلاصہ ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج کل امر معروف کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کا تصور بالکل الٹ معنوں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر تم کوئی برائی دیکھو تو اسے ہاتھ سے دور کرو اگر ایسا نہ کر سکو تو اسے زبان سے دور کرو اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو دل میں برا مناؤ۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ پاکیزہ ارشاد گہری حکمت پر مبنی ہے۔ لیکن ٹیڑھے دماغوں میں پڑے تو اس سے بالکل غلط مطالب اخذ کر لئے گئے۔ اور اس کا یہ مطلب نکالا گیا کہ جو اسلام کے خلاف بات کرتا ہے اسے جبر سے اڑا دو۔

گوجرانوالہ کا دردناک واقعہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ نظریہ ایسے ظالمانہ طور پر جڑ پکڑ گیا ہے کہ چند دن قبل گوجرانوالہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ ایک

شخص نے غصہ میں آکر قرآن کریم جلا دیا۔ اس پر شور پڑ گیا اور سارے شہر کی مساجد میں اعلان ہونے لگ گئے کہ بہت بڑا گناہ ہو گیا اٹھو اور اس شہری کو مار دو۔ پولیس نے اس شخص کو گرفتار کر لیا۔ مگر فسادیوں نے اسے پولیس کی تحویل سے چھینا اور اس پر پتھر برسائے۔ ابھی کچھ جان باقی تھی کہ اسے زندہ جلا کر مار دیا۔ اور اس طرح اپنے خیال میں قرآن کریم کی عزت قائم کی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا ایسی حرکات کا کوئی اشارہ بھی حضرت مصطفی ﷺ کی زندگی میں نہیں ملتا۔ انسانی فطرت ایسی بات کو دھکے دیتی ہے۔ نفس کی شرافت اسے قبول نہیں کرتی۔ ایک لمحہ بھی آنحضرت ﷺ کے ارشادات میں ایسی کوئی بات کسی کو ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی۔

دو تین دن کے بعد بات کھلی اس کی بیوی نے بیان دیا کہ وہ چائے بنا رہا تھا کہ قرآن کریم پر ابلا ہوا پانی گر گیا اس نے کہا ہائے مجھ سے قرآن جل گیا! اتنی سی بات سے بات آگے بڑھی اور یہ سانحہ ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ باتیں جب حضرت رسول کریم ﷺ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو اور بھی بہیمانہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے کبھی اشارۃً یا کنایۃً بھی نہی عن المنکر کے یہ مطالب بیان نہیں کئے۔

ایک دفعہ صبح کی نماز کے وقت تھوڑے لوگ مسجد میں آئے تو حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ آپؐ کو اس بات سے اتنی تکلیف ہوئی کہ آپؐ کا دل چاہتا تھا کہ جو نہیں آئے ان کو آگ میں جلا دوں۔ لیکن آپؐ اس بات سے کیوں رکے رہے۔ اس لئے کہ اللہ نے آپؐ کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اللہ نے فرمایا اے محمدؐ تو نصیحت کرنے والا ہے ہم نے تجھے داروغہ نہیں بنایا کہ قوم کو زبردستی ہدایت دے۔ اپنے ہاتھ سے یا طاقت کے ذریعہ سے اخلاقی تبدیلیاں لانے کا کوئی جواز نہیں۔ یہ اللہ کا کام ہے کہ کسی ایسے مجرم کو سزا دے۔ یہ انسان کا کام نہیں۔

عبرت ناک سزا دیئے جانے کا مطالبہ حضرت صاحب نے فرمایا کہاں ہے حکومت پاکستان کا انصاف پاکستان کی حکومت میں اگر ذرا سا بھی انصاف ہے تو اس واقعے کے مجرموں کو پکڑے اور ان کو عبرت ناک سزا دے۔ اگر قانون کے محافظ اپنے قانون کے ساتھ لوگوں کو کھیلنے کی اجازت دینے لگ جائیں تو امن کی کوئی ضمانت نہیں رہے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ نے امر بالمعروف کے سلیقے میں رہنا ہے۔ ہم بدی کے خلاف ضرور آواز اٹھاتے رہیں گے۔ ہم تمام دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑیں گے اور بتائیں گے کہ اگر آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل درآمد ایسے لوگوں کے ہاتھ میں رہا تو کتنی بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوں گی۔ ان لوگوں نے نسلاً بعد نسلٍ نیکی کی تلقین کر کے اپنے گلے تھکا لئے ہیں لیکن کوئی نہیں آیا۔ یہ گوجرانوالہ سے رشوت کیوں ختم نہیں کرا دیتے۔ ظلم اور حق تلفی کیوں دور نہیں کراتے۔ ان میں تو ایک گلی کو بھی مسلمان بنانے کی استطاعت نہیں۔

حضرت صاحب نے جوش و جذبے سے معمور گرجدار آواز میں فرمایا یہ طاقت وہاں ہے جہاں سے میں آج بول رہا ہوں آج میں ایک آواز بلند کرتا ہوں تو دنیا کے کناروں سے لبیک لبیک کی آوازیں آتی ہیں کہ ہاں ہم حاضر ہیں میں ایک نیکی کی طرف بلاتا ہوں تو اس سے بڑھ چڑھ کر وعدے آتے ہیں۔ لوگ عمل دکھاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب تک جماعت تقویٰ کے اس طریق پر عمل کرتی رہے گی اسے آسمان سے طاقت حاصل ہوتی رہے گی۔ لوگوں کے دل جھکیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اے اہل پاکستان میری آواز سنو۔ ان سب بدکرداروں کو جنہوں نے یہ ظلم کمایا ہے عبرت ناک سزائیں دو تاکہ آئندہ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی جرأت نہ ہو سکے۔

تعلیم القرآن

ایک احمدی کا فرض

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳۔ فروری ۱۹۶۶ء ص ۵)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی۔ ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

بدیوں اور نیکیوں کا علم

فرماتے ہیں:-

اب میں ان تینوں باتوں کی موٹی موٹی تشریح بیان کرتا ہوں۔ اول میں بدیوں اور نیکیوں کے علم کو لیتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے بہت لوگ ایسے موجود ہیں کہ ان میں استعداد ہے کہ نیک ہو جائیں مگر انہیں بدیوں اور نیکیوں کا پتہ نہیں ہوتا۔ کئی لوگ مردوں میں سے بھی اور عورتوں میں سے بھی کہتے ہیں۔ کیا ہم میں (۱) فسق و فجور ہے۔ (۲) ظلم ہے۔ (۳) ہم لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں (۴) جھوٹ بولتے ہیں (۵) زنا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہم میں کون سی برائی ہے۔ گویا جن میں یہ باتیں نہ ہوں وہ سمجھتے ہیں کہ ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔ اور لوگ یہ پانچ عیب شرعی قرار دیا کرتے ہیں۔ گویا اس سے زیادہ عیب نہیں۔ حالانکہ یہ لمبا سلسلہ چلتا ہے اور عیب سینکڑوں تک پہنچتے ہیں۔ اس وقت ان سب کا بیان کرنا مشکل ہے وقت کے لحاظ سے بھی اور یوں بھی کہ بعض عیب انسان کے علم سے اوپر ہوتے ہیں۔ اور ایسا انسان جسے سب عیوب کا علم تھا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات تھی اور انسانوں کو بھی عیوب کی اطلاع دی جاتی ہے مگر اس قدر علم کسی انسان کو نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔

ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ مگر یوں ہم اسے گناہ نہیں کہتے لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مدار ہو اگر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون بہادر ہو سکتا ہے مگر جنگ میں آپ کی حفاظت کے لئے پہرہ ہوتا تھا۔ اور آپ کے گھر پر بھی پہرہ ہوتا تھا۔ کوئی کہے وہ اپنی جان کی حفاظت دوسروں سے مقدم سمجھتے تھے مگر ایسا کرنا ضروری تھا کیونکہ آپ کی حیات سے دنیا کی زندگی وابستہ تھی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا میں اسلام کس طرح قائم ہوتا تو بعض انسانوں کا آرام اور صحت کا قائم رکھنا نیکی ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہوتا ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایسی حالت آتی ہے کہ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ عبدالقادر اٹھ تجھے میری جان کی قسم کھانا کھالے تو میں کھانا نہیں کھاتا اور جب تک وہ نہیں کہتا کہ میری جان کی قسم کپڑا پہن تو میں نہیں پہنتا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کو خدا کہتا ہے کہ اپنی خاطر نہیں میرے لئے یہ کام کر تو وہ کرتا ہے کیونکہ وہ سب کچھ خدا کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ پس گناہوں کے اس قدر مدارج ہیں کہ انسان کی حالت کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اسی لئے صوفیاء کہتے ہیں کہ ابرار کے گناہ عوام کی نیکیاں ہوتی ہیں۔ اب میں موٹی موٹی تشریح بدیوں کی کرتا ہوں۔

اول وہ بدیاں جو ذاتی ہوتی ہیں یعنی جن کا اثر انسان کے اپنے نفس پر پڑتا ہے۔

دوم وہ بدیاں جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں یعنی ان کا اثر انسان کے اپنے نفس پر ہی نہیں پڑتا بلکہ دوسروں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ تیسرے وہ بدیاں جو قومی ہوتی ہیں یعنی قوم کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بدی ہوتی ہے۔ چوتھے وہ بدیاں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں اس کے مقابلہ میں نیکیوں کی بھی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ ذاتی نیکیاں یعنی جن کا اثر انسان کی اپنی ذات پر پڑتا ہے۔ ۲۔ وہ نیکیاں جو دوسروں سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی جن کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ ۳۔ قومی نیکیاں جو بحیثیت قوم نیکیاں سمجھی جاتی ہیں۔ ۴۔ وہ نیکیاں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اب میں ان بدیوں کو بیان کرتا ہوں جو ذاتی بدیاں ہیں اور ان کی موٹی موٹی بدیوں کی لسٹ دیتا ہوں تاکہ ان کے ذہن میں آنے سے ان سے بچنے کی طاقت پیدا ہو۔ ان سے آگے جو بدیاں ہیں وہ الہام کے ذریعے بتائی جاتی ہیں۔ تکبر۔ یعنی اپنے نفس میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ کسی اور پر ظاہر کئے بغیر ایک شخص اپنے نفس میں سمجھتا ہے کہ میں بڑا آدمی ہوں۔ تو یہ بات اس کے نفس کو طہارت حاصل کرنے سے روکتی ہے۔

۲۔ سفلہ پن۔ بازاروں میں آوارہ طور پر

باقی صفحہ ۶ پر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکرؓ کے متعلق یہ مضمون قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کی آخری قسط پیش کی جاتی ہے۔

عشق رسول ﷺ

آپ رسول اللہ ﷺ کے عاشق صادق تھے۔ سفر ہجرت میں جب سراقہ کو تعاقب کرتے دیکھا تو رو پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا۔ اپنی جان کے خوف سے نہیں۔ آپؐ کی وجہ سے روتا ہوں کہ میرے آقا کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

اس سفر کے متعلق خود بیان فرماتے ہیں کہ راستے میں ایک چرواہے سے دودھ لے کر حضور ﷺ کو پلایا اور جب حضور ﷺ نے پی لیا تو میرا دل راضی ہو گیا۔ یہ آخری فقرہ آپ کی کمال محبت کو خوب ظاہر کرتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے خود آپ نے وہ دودھ پیا اور خوش ہوئے۔ مرتے دم بھی اپنے آقا ﷺ سے اپنے عشق کا اظہار اس طرح کرتے رہے کہ بار بار پوچھتے آج کیا دن ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا سوموار کا دن۔ فرمایا دیکھو اگر میں مرجاؤں تو کل کا انتظار نہ کرنا مجھے وہ دن اور راتیں بھی محبوب ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے کسی لحاظ سے مناسبت یا قربت رکھتی ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ کا ایک زبردست کارنامہ وراثت رسول ﷺ کا فیصلہ تھا۔ یہ ایک بہت نازک مرحلہ تھا۔ جب اہل بیت کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ورثے کا سوال اٹھایا گیا ایک طرف اہل بیت رسول اللہ ﷺ سے محبت اور جذباتی تعلق دوسری طرف منصب خلافت کی ذمہ داری سے بیت الاموال کے اموال کی تقسیم میں عدل کا تقاضہ۔ حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ہمارا ورثہ نہیں چلے گا اور ہمارا ترکہ صدقہ ہے نہایت درجہ انصاف کے ساتھ یہ تاریخی فیصلہ کیا کہ ان اموال میں سے اہل بیت فائدہ اٹھائیں گے جس طرح نبی کریم ﷺ کی زندگی میں اٹھاتے تھے۔ مگر یہ جائیداد بطور ورثہ تقسیم نہ ہو گی۔ آپ نے حضرت فاطمہؓ سے تسلی دلاتے ہوئے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی قرابت مجھے اپنی قرابتوں اور رشتہ داریوں سے بھی کہیں زیادہ عزیز ہے۔ لیکن میں ان اموال میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا۔ نہ کسی خلاف عدل فیصلے کا مرتکب ہوں گا بلکہ جیسے رسول کریم ﷺ ان اموال میں تصرف فرماتے تھے وہی کروں گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ اس پر راضی ہو گئیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ آپ کو اہل بیت سے بڑی محبت تھی۔ آنحضور ﷺ کی وفات سے چند روز بعد کا واقعہ ہے۔ حضرت علیؓ آپ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں حضرت حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت حسنؓ کو کندھوں پر اٹھا لیا اور فرمانے لگے کہ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ پر اس کی شکل گئی ہے۔ علیؓ پر ان کی شباہت نہیں۔ اور حضرت علیؓ اس لطیف مزاح اور اظہار محبت سے لطف اندوز ہو کر مسکرا رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کی شجاعت کا ذکر ہو چکا ہے۔

وفات رسول ﷺ کے عظیم سانحہ کے موقع پر جب بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی ہو رہے تھے آپ نے کیسی استقامت دکھائی اور کس طرح صحابہؓ ﷺ کی ڈھارس بندھائی۔

صحابہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ ہم میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ وہاں پوری شدت سے حملہ ہوتا تھا۔ اور یہ مقام شجاعت حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ ایسے اصحابؓ کو حاصل تھا۔

آپ نبی کریم ﷺ کے وزیر اور مشیر تھے اور نازک لمحات میں آپ کے لئے تسلی کا موجب ہوتے تھے۔ بدر کے موقع جب نبی کریم ﷺ چھونپڑی میں نہایت درد اور الحاح کے ساتھ دعا کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ سے اپنے آقا کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ تب آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب بس کیجئے اللہ تعالیٰ کی فتح کے وعدے ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔

خدمت خلق حضرت ابو بکرؓ میں خدمت خلق کا جذبہ بھی بکمال تھا۔ خلافت سے قبل آپ مدینہ کے ایک گھر میں بکریوں کا دودھ دوہ کر دیا کرتے تھے۔ جب خلیفہ بنے تو اس گھر کی کمسن لڑکی کہنے لگی اب ہماری بکریاں کون دوہے گا۔ حضرت ابو بکرؓ کو پتہ چلا تو فرمانے لگے کہ میں تمہاری بکریاں دوہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو منصب مجھے عطا فرمایا ہے اس سے میرے اخلاق تبدیل نہیں ہوں گے۔ بلکہ مزید خدمتوں کی توفیق پاؤں گا۔

الغرض حضرت ابو بکرؓ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہر پہلو سے تمام نیکیوں کے جامع وجود تھے۔

ایک دن نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کی تربیت کی خاطر ان کا محاسبہ کرتے ہوئے پوچھا کہ آج نفلی روزہ کس نے رکھا ہے تو پتہ چلا کہ حضرت ابو بکرؓ روزہ سے ہیں۔ پھر آپ نے صدقہ دینے اور مسکین کو کھانا کھلانے کے بارہ میں سوال کیا۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ انہوں نے اس کی توفیق پائی ہے پھر حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ تو حضرت علیؓ نے بتایا کہ میں نے پڑھی ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک دن میں سب یہ نیکیاں جمع کرنے کی توفیق پائی۔ اس پر جنت واجب ہو گئی۔ یہی مضمون آنحضرت ﷺ کی ایک اور مجلس میں اس طرح بھی ظاہر ہوا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کے مختلف دروازے ہوں گے۔ کوئی نماز کا دروازہ ہو گا تو کوئی صدقہ کا دروازہ اور کوئی روزے کا۔ یہ نیکیاں بجا لانے والے مومن ان دروازوں سے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنت کے دربان فرشتے ان کو آواز دے کر بلائیں گے کہ اے نمازیو آؤ اور نماز کے دروازے سے جنت میں داخل ہو جاؤ اور اے صدقہ اور روزہ والو تم اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جاؤ حضرت ابو بکرؓ نے بھی کیا لطیف سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ۔ جس شخص کو ایک دروازے سے بھی جنت میں داخل ہونے کی ندا آئے اسے حاجت تو نہیں کہ دوسرے دروازوں سے بھی بلایا جائے۔ مگر کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہو گا۔ جسے جنت کے تمام دروازوں سے دربان فرشتے پکاریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اے ابو بکرؓ میں امید کرتا ہوں کہ تو ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہو گا جسے تمام دروازوں سے جنت کے دربان فرشتے جنت میں آنے کی دعوت دیں گے۔

اور اس طرح آنحضرت ﷺ نے جہاں آپ کو تمام نیکیوں میں اعلیٰ ذوق اور کامل مقام کے حامل ہونے کی خوش خبری سنائی وہاں تمام مسلمانوں کو یہ پیغام بھی دیا کہ اگر تم بھی چاہتے ہو کہ سب دروازوں سے جنت میں بلائے جانے کا اعزاز پاؤ تو سیرت صدیقی اختیار کرو۔ جو نام ہے کامل اطاعت اور سپردداری کا اور خدا کی رضا پر راضی ہو جانے کا۔

حضرت ابو بکرؓ کے اسی مقام کی خبر حضرت جبرائیلؑ نے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو ان الفاظ میں دی کہ عتیق یعنی ابو بکر کو کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔

اسی طرح ایک اور موقع پر حضرت ابو بکرؓ نے سورہ فجر کی یہ آخری آیت پڑھی جس میں ذکر ہے کہ۔ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف اسی حال میں آجا کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی پیاری آیت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابو بکرؓ تجھے بھی فرشتے بوقت وفات یہی مژدہ سنائیں گے کیونکہ تو بھی اسی مقام رضا پر فائز ہے۔ پس سلام ہو آپ پر اے صدیق اکبرؓ کہ خدا اور اس کا رسول ﷺ اور دونوں جہان آپ سے راضی ہو گئے۔

تحریک جدید اور ذیلی تنظیمیں

○ جب سے تحریک جدید کا آغاز ہوا ہے اس تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود کی طرف سے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کی تلقین بھی فرمائی گئی ہے۔ اسی بناء پر انصار اللہ، لجنہ اور خدام الاحمدیہ سے عند الضرورت بعض ضروری معلومات طلب کی جاتی ہیں اور وہ ازراہ تعاون معلومات بہم پہنچا کر دفتر ہذا کو شکریہ کا موقع دیتے ہیں۔

ان دنوں دفتر ہذا کو معاونین خصوصی کے بارے میں ضروری معلومات مطلوب ہیں تینوں ذیلی تنظیموں میں سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جس قدر معین اور صحت کے ساتھ معلومات مل رہی ہیں دفتر ہذا ان کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز توقع رکھتا ہے کہ دیگر تنظیمات بھی اسی صحت کے ساتھ مطلوبہ معلومات جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہر تنظیم کو الگ الگ چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ اس سلسلے میں یاد دہانی کروانا مناسب نہ ہو گا اس مختصر سے اعلان کو ہی کافی سمجھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حضرت بانئ سلسلہ کے مختصر خاندانی حالات

محترم شیخ خورشید احمد صاحب اپنی کتاب "احمدی بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ" میں لکھتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کے بانی کا نام مرزا غلام احمد صاحب تھا۔ آپ کے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اور دادا کا نام مرزا عطا محمد صاحب اور پردادا کا نام مرزا گل محمد صاحب تھا۔ آپ کی والدہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔

آپ ایک نہایت معزز مغل خاندان کی شاخ برلاس سے تعلق رکھتے تھے۔ اس خاندان کا امتیازی لقب مرزا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خاندان کے تمام افراد کے ناموں سے پہلے مرزا کا لفظ لکھا جاتا ہے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ مرزا ہادی بیگ صاحب ۱۶ ویں صدی عیسوی (دسویں صدی ہجری) کے آخر میں بابر کے عہد حکومت میں اپنے وطن خراسان کو چھوڑ کر قریباً دو سو آدمیوں سمیت ہندوستان میں آ گئے اور دریائے بیاس کے قریب آباد ہوئے۔ یہاں پر انہوں نے ایک گاؤں کی بنیاد رکھی جس کا نام اسلام پور رکھا گیا۔ یہ گاؤں بعد میں اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا۔ رفتہ رفتہ لوگ قاضی ماجھی کہنے لگے پھر ماجھی کا لفظ بھی اڑ گیا اور قاضی رہ گیا۔ آہستہ آہستہ قاضی سے قادی بن گیا اور پھر قادی سے قادیاں ہو گیا۔

قادیان لاہور سے شمال مشرق کی طرف تقریباً ۷۰ میل کے فاصلے پر ہندوستان کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ یہی وہ مقدس بستی ہے جہاں پر جماعت احمدیہ کے بانی پیدا ہوئے اور جہاں پر آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گزارا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خاندان مغل عہد حکومت میں بہت سے معزز عہدوں پر مامور رہا ہے۔ جب مغلیہ حکومت کمزور ہو گئی تو یہ خاندان ایک آزاد حکمران کے طور پر قادیان کے ارد گرد کے تقریباً ساٹھ میل کے علاقہ پر حکومت کرتا رہا۔ سکھوں کے زمانے میں اس کی حالت بہت کمزور ہو گئی۔ بہت سا علاقہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا حتیٰ کہ تقریباً سولہ سال تک اس خاندان کو قادیان سے ترک وطن کر کے ریاست کپور تھلہ میں پناہ لینا پڑی۔ بعد میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں یہ خاندان قادیان واپس آ کر آباد ہو گیا۔

انگریزوں کے عہد حکومت میں اس خاندان کی باقی جاگیر تو ضبط کر لی گئی البتہ قادیان اور اس کی نواحی زمین پر اس کی ملکیت کے حقوق قائم رہے۔

پیدائش اور ابتدائی تعلیم حضرت مرزا غلام احمد صاحب ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو جمعہ کے دن نماز فجر کے وقت قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت توام تھی۔ یعنی آپ کے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی جو تھوڑی مدت کے بعد فوت ہو گئی۔

جب آپ کی چھ سات سال کی عمر ہوئی تو ایک استاد آپ کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا جس سے آپ نے قرآن مجید اور اس زمانہ کے رواج کے مطابق فارسی کی چند کتابیں پڑھیں۔ بعد میں دو اور استادوں سے آپ فارسی اور عربی پڑھتے رہے۔ حکمت کی بعض کتابیں آپ نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ جو کہ بہت بڑے حکیم بھی تھے۔ اس تعلیم کے نتیجہ میں آپ کو عربی اور فارسی کا کچھ ابتدائی علم حاصل ہو گیا۔ اس سے زیادہ آپ نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی۔ دینی تعلیم تو باقاعدہ طور پر آپ نے کسی استاد سے بھی حاصل نہیں کی البتہ اپنے طور پر دینی کتابیں پڑھتے رہتے تھے اور قرآن مجید کا مطالعہ کرنے اور اس پر غور کرنے کا تو آپ کو شروع ہی سے بہت شوق تھا۔

بچپن کی عادات حضرت مرزا صاحب کا بچپن بہت ہی سادہ اور پاکیزہ تھا۔ ایک رئیس خاندان اور امیر گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود آپ کو فضول کھیلیں کھیلنے اور وقت کو ضائع کرنے کی بالکل عادت نہ تھی۔ البتہ مفید اور اچھی کھیلوں میں آپ ضرور حصہ لیتے تھے چنانچہ آپ نے بچپن میں ہی تیرنا سیکھ لیا تھا گھوڑے کی سواری کے فن میں بھی اچھے ماہر تھے۔ آپ کی سادہ پاکیزہ اور نیک عادتوں کا دیکھنے والوں پر گہرا اثر ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب کہ آپ ابھی بچہ ہی تھے ایک بزرگ مولوی غلام رسول صاحب نے جو کہ خود بھی ولی اللہ تھے آپ کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا (   )

نوجوانی کا زمانہ پہلی شادی جب آپ کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہوئی تو آپ کی شادی آپ کے سگے ماموں کی بیٹی حرمت بی بی صاحبہ سے ہو گئی۔ یہ آپ کی پہلی شادی تھی۔ اس بیوی سے آپ کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ۱۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو اعلیٰ سرکاری عہدوں پر کام کرتے رہے اور بالآخر جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد ۱۹۳۱ء میں وفات پائی۔ ۲۔ مرزا فضل احمد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔ شادی کے بعد بھی آپ وقت کا اکثر حصہ تنہائی میں عبادت کرنے اور دعائیں کرنے میں گزارا کرتے تھے۔

آپ کے والد صاحب کی کوشش تھی کہ آپ کو کسی دنیوی کام میں لگایا جائے۔ تاکہ آپ دنیا میں ترقی کر سکیں۔ لیکن آپ کو یہ بات بالکل پسند نہ تھی تاہم والد صاحب کی خواہش پر اور ان کی فرمانبرداری کرتے ہوئے آپ زمینوں کے سلسلے میں بعض مقدمات کی پیروی کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ اور ۱۸۶۴ء کے قریب آپ نے سیالکوٹ میں جا کر چار سال تک سرکاری ملازمت بھی کی۔ لیکن آپ کا دل اس ملازمت میں بالکل نہیں لگتا تھا۔ اور فارغ وقت کا اکثر حصہ آپ قرآن مجید کے مطالعہ میں، عبادت کرنے میں اور یا پھر عیسائیوں کے ساتھ دین حق کی صداقت پر بحث کرنے میں صرف کرتے تھے۔

۱۸۶۸ء میں آپ اپنے والد صاحب کے حکم سے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اسی سال آپ کی والدہ ماجدہ وفات پا گئیں۔ اس صدمہ کو آپ نے بڑے صبر کے ساتھ برداشت کیا۔

آپ کے نو ماہ کے روزے ۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۶ء میں آپ نے آٹھ یا نو ماہ تک متواتر روزے رکھے اور اپنی غذا کو کم کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آٹھ پہر میں صرف چند تولہ روٹی آپ کی غذا رہ گئی۔ اس زمانہ میں آپ پر بہت سی روحانی برکتیں نازل ہوئیں۔

والد ماجد کی وفات ۱۸۷۶ء میں آپ کے والد ماجد وفات پا گئے۔ آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ نا معلوم اب کیا کیا مشکلات پیش آئیں۔ والد صاحب کی وفات کے بعد آپ کے خاندان کی جائیداد کے منتظم آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب بنے۔ آپ اگر چاہتے تو جائیداد میں سے اپنا حصہ الگ کروا کر اطمینان سے زندگی بسر کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اور جو کچھ روکھا پھیکا اپنے بھائی سے مل جاتا اسی پر صبر کے ساتھ گزارا کرتے رہے۔ یہ زمانہ آپ نے بہت سی مشکلات میں گزارا۔ بعض دفعہ ادنیٰ ادنیٰ ضروریات زندگی بھی پوری کرنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا۔ مگر بہر حال آپ نے بہت صبر شکر کے ساتھ یہ زمانہ گزارا۔ اپنا کھانا اکثر غرباء میں بانٹ دیتے۔ اور خود انتہائی کم غذا پر اپنا گزارا کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۴

پھرنا یا بیٹھنا اور ذلیل پیشے اختیار کرنا۔ یہ بھی نفس کی بدی ہے۔ اور اس کی وجہ سے بھی اعلیٰ ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کوئی اپنی حالت اور پیشہ نہ بدلے گا۔ ۳۔ جلد بازی۔ کسی کام کو بے سوچے سمجھے جلدی میں اختیار کر لینا اس کا نقصان بھی اختیار کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے۔ ۴۔ بد ظنی۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایسا ہے ویسا ہے خواہ اس پر اس خیال کو کبھی ظاہر نہ کرے۔ حتی کہ مر جائے۔ مگر پھر بھی یہ گناہ ہے۔ ۵۔ ناجائز محبت۔ خواہ دل میں ہی رکھے اور کسی کو نہ بتائے تو بھی یہ بدی ہے۔ ۶۔ کینہ۔ یعنی دل میں یہ خیال رکھے کہ فلاں کو نقصان پہنچاؤں گا۔ چاہے عملاً کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے۔ ۷۔ بزدلی۔ بزدلی کا دل میں پیدا ہونا گناہ ہے۔ خواہ اس کے اظہار کا کبھی موقعہ آئے یا نہ آئے۔ ۸۔ حسد۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس کی چیز جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔ ۹۔ بے صبری۔ یعنی مصائب پر گھبرا جائے اور جو کام اسے کرنا ہو وہ نہ کر سکے۔ ۱۰۔ دون ہمتی۔ انسان اپنے لئے بڑے مقصد قرار نہ دے بلکہ چھوٹے چھوٹے قرار دے۔ یہ برائی بھی بڑی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ یہ خصوصاً بادشاہوں اور امراء کے لئے سخت تباہی کا باعث ہے کیونکہ ان کی کم ہمتی سے ان کی رعایا بھی کم ہمت ہو جاتی ہے۔ ۱۱۔ چاپلوسی۔ یونہی کسی کو خوش کرنے کے لئے باتیں بنانا چاپلوسی ہے۔ امراء کے نوکروں میں یہ بدی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۲۔ ناشکری۔ اس سے دل میں کسی کے احسان کی قدر نہ ہونا مراد ہے۔ ۱۳۔ بے استقلالی۔ ایک کام اختیار کرنا اور بغیر سر انجام دیئے چھوڑ دینا بے استقلالی ہے۔ ۱۴۔ سستی۔ اس کی وجہ سے انسان کام ہی نہیں کرتا۔ ۱۵۔ غفلت۔ ۱۶۔ حق کا انکار۔

۱۷۔ حق کے اقرار کی جرأت کا فقدان۔ ۱۸۔ ناجائز نزاکت یعنی وہ وجود جنہیں نزاکت نہ کرنی چاہئے وہ کریں۔ یا کوئی اس حد تک نزاکت کرے کہ عمل سے ناکارہ ہو جائے۔ ۱۹۔ جہالت یعنی علم حاصل نہ کرنا۔ ۲۰۔ حرص۔ اس میں مبتلا ہونا بھی برائی ہے۔ ۲۱۔ ریاء۔ یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے کام کرنا۔ ۲۲۔ بدخواہی۔ دل میں دوسرے کے نقصان کی خواہش رکھنا۔ ۲۳۔ ہمت ہار بیٹھنا۔ ذرا مشکل کا سامنا ہوا اور کام چھوڑ دیا۔ یہ بھی خاص طور پر امراء کی بدی ہے۔ ۲۴۔ بدی سے محبت کرنا۔ یعنی بدی کو دیکھ کر برا نہ منانا بھی گناہ ہے۔ ۲۵۔ ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے۔ اس میں شراب' افیون' بھنگ' نسوار' چائے' حقہ سب چیزیں شامل ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس

○ مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ بوقت ساڑھے ۱۰ بجے دارالضیافت میں محترم میجر سعدی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام الٰہی سے ہوئی جو حافظ مبارک احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مجلس کے عہدیداران کے انتخابات ہوئے جن کی تفصیل اس طرح ہے۔ صدر مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب ایم۔اے' نائب صدر اول مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ' نائب صدر دوم مکرم حافظ مبارک احمد صاحب معلم سلسلہ' سیکرٹری جنرل مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ' سیکرٹری رابطہ مکرم حافظ نورزماں صاحب بی۔اے' سیکرٹری نشرواشاعت مکرم محمد الیاس اکبر صاحب بی۔اے' جائنٹ سیکرٹری مکرم نبیل احمد صاحب' سیکرٹری خزانہ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب' ایگزیکٹو ممبر مکرم ندیم احمد صاحب' مکرم علی محمد صاحب۔ اس کے بعد دعوت طعام ہوئی جس کے اختتام پر مکرم مرزا محمد دین ناز صاحب نے دعا کراوائی۔

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالبصیر صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب مکڑوال ضلع میانوالی پھوڑے کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد ارشاد خان صاحب ریڑھ کی ہڈی میں رسولی ہونے کے باعث شدید بیمار ہیں۔ اب بغرض آپریشن انہیں کراچی لے جایا گیا ہے

○ مکرم محمد ظفراللہ ڈوگر صاحب آف نانو ڈوگر ضلع لاہور عرصہ تین ماہ سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب آف ہارون آباد کے ایک گردے کا آپریشن فیصل آباد ہسپتال میں ہوا ہے اور دوسرے کا متوقع ہے۔ ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم کریم الدین شاد صاحب ۱۷۔ اپریل ۹۴ء سہ پہر ۳ بجے کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ بعد نماز جنازہ احمدیہ قبرستان کراچی میں ہی تدفین ہوئی۔ آپ مکرم میر فضل الدین صاحب کے بڑے بیٹے اور محترم میر حسن دین صاحب آف سیالکوٹ رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

مخیر احباب سے درخواست

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری' ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۸۵ میں محمد اسلام بھٹی ولد چوہدری مراد علی خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین تعدادی ۷ اکنال ۳ مرلہ واقع چک ۱۰۹ آر۔بی ضلع فیصل آباد مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع جوڈیشنل آفیسر کالونی فیصل آباد مالیتی ۲۵۰۰۰۰ روپے ۳۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع جوڈیشنل آفیسر کالونی گوجرانوالہ مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۲۲ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلام بھٹی ۱۔اے۔ ۲۵۴ ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۱ عزیز احمد ۲۔اے۔۴۔ ۱۴۳ ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۲ غضنفر احمد ہاشمی جوہر ٹاؤن اے۔ٹی ۴۴۶ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۸۶ میں شازیہ جمیل زوجہ شیخ جمیل احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ جوڑی کانٹے اور لاکٹ طلائی کل وزنی ۱۸ گرام مالیتی ۷۰۰۰ روپے ۲۔ واشنگ مشین مالیتی ۳۰۰۰ روپے ۳۔ گھڑی مالیتی ۲۵۰ روپے ۴۔ حق مہر ۱۰۰۰۰ روپے کل جائیداد ۲۰۲۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ جمیل مکان نمبر ۶۷۹ گلی امر سنگھ محلہ ٹھٹھاراں ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری بشیر احمد صراف صدر مجلس موصیاں ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ شیخ جمیل احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۸۷ میں ملک عمران ناصر ولد ملک ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶-۱۸ دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک عمران ناصر ۱۶-۱۸ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ فضل اللہ طارق ابن عنایت اللہ وصیت نمبر ۲۶۱۱۲ گواہ شد نمبر ۲ مبشر احمد طارق وصیت نمبر ۲۲۸۹۷۔

مسل نمبر ۲۹۴۸۸ میں محمد عبدالحق صدیقی ولد محمد عبدالماجد صدیقی قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵-۳ گولبازار ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عبدالحق صدیقی ۱۵-۳ گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر ۱ صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹ گواہ شد نمبر ۲ عبدالسمیع حامی ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خبریں

ربوہ : 10- مئی-1994ء
رات کو بارش ہوئی جس سے سردی ہو گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ماضی میں خواتین کے ساتھ ناانصافی کے ریکارڈ قائم کئے گئے ہیں۔ جبکہ موجودہ حکومت ان کے حقوق کے بحالی کے لئے کوشاں ہے انہوں نے بتایا کہ جلد ۲۳ ہزار لیڈی ہیلتھ وزیٹرز بھرتی کی جائیں گی۔ اور خواتین کو جج بھی بنایا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب محمد الطاف حسین نے کہا ہے کہ دیہات میں نہ جانے والے ڈاکٹروں کو گھر بھیج دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت سرکاری ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی لگانے کا بھی سوچ رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہب کے نام پر عصبیت پھیلانے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم کالا باغ ڈیم پر ریفرنڈم کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ریفرنڈم ہو ہی جائے تاکہ اس کی مخالفت سے ہیرو بننے والوں کے غبارہ سے ہوا نکل جائے۔

○ پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے سرحد اسمبلی میں صدارتی فرمان کو چیلنج کئے جانے کی درخواست پر اپنے ریمارکس میں کہا کہ صدارتی اقدام عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر اپنے فرمان میں ردوبدل کر سکتا ہے۔

○ سپیکر سرحد اسمبلی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا نوٹس پیش کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر مملکت برائے امور خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ ہم بیوروکریسی کو "نتھ" ڈالنے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مولویوں کے عدم تعاون کی وجہ سے آبادی پر کنٹرول کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔

○ سرگودھا' وہاڑی' جہلم' شورکوٹ اور لاہور سمیت پنجاب کے مختلف مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات کے بعد ضلع مظفر گڑھ کی ایک سو سے زائد مساجد اور امام بارگاہوں کی حفاظت کے لئے پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے رہنما ریاض بسرا کی گرفتاری کے لئے جامعہ قاسمیہ فیصل آباد پر چھاپہ مارا گیا۔ لیکن ریاض بسرا وہاں موجود نہ تھا دریں اثنا سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاالرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ حکومت خود امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہی ہے۔

○ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ۷۵۔ اداروں کو دوسری جگہ منتقل کرنے کی سفارش کی ہے۔ ان میں پنجاب یونیورسٹی کے تمام تعلیمی ادارے۔ اہم سرکاری دفاتر ویگن سٹینڈ اور فروٹ و غلہ منڈیاں شامل ہیں۔

○ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سیکرٹری جنرل اور قومی اسمبلی میں امور خارجہ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ فاسق مرد کی حکومت سے اس خاتون کی حکومت بہتر ہے جس میں لوٹ کھسوٹ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی سے ہمارا تعاون دنیاداری کے معاملات تک محدود ہے اس سے غرض نہیں کہ حکمران مرد ہے یا عورت۔

○ پاکستان میں امریکی سفیر جان مونجو نے کہا ہے کہ پاکستان تیزی سے ترقی کرنے والے ۲۵۔ ممالک میں شامل ہے۔

○ ایم کیو ایم حقیقی گروپ کے سربراہ آفاق احمد نے کہا ہے کہ سندھیوں نے مثبت پیش رفت نہ کی تو میں کھل کر مہاجروں کے لئے الگ صوبے کا مطالبہ کروں گا۔

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاالرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ اگر ریاض بسرا کو قتل کیا گیا تو شاہراہ ریشم بند کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ناموس صحابہ بل کی منظوری کے لئے ملک گیر تحریک چلائیں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صوبہ سرحد کے ضمنی انتخابات جن میں حکومت کو شکست ہوئی ہے کے بارے میں کہا ہے کہ ۱۹۷۷ء کے بعد اس قدر منصفانہ ضمنی انتخابات نہیں ہوئے۔

○ وزیر داخلہ پاکستان نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ نوشہرہ کا ضمنی الیکشن آزادانہ اور منصفانہ نہیں تھا۔ اے۔ این پی۔ نے الیکشن جیتنے کے لئے اسلحہ سے بھری گاڑیاں شہر میں گھمائیں اور علاقے میں دہشت کی فضا پیدا کی۔

○ اے۔ این۔ پی کی صوبائی صدر بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے خلاف ریفرنڈم ہو چکا اب ہم آئینی جنگ بھی جیتیں گے۔

○ صوبائی دارالحکومت میں مہنگائی کے خلاف محنت کشوں نے احتجاجی جلوس نکالا اور گورنر ہاؤس کے باہر نعرے بازی کی۔ اور مزدور کی تنخواہ تین ہزار روپے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ ائر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ کا مہران بینک سکینڈل میں ملوث ہونے پر کورٹ مارشل کیا جائے۔ تاکہ مسلح افواج کے وقار کو برقرار رکھا جا سکے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ سندھ پر حکومت اور فوج میں مکمل ہم آہنگی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ حکومت ہمیں سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ فوج مکمل طور پر غیر سیاسی ادارہ ہے۔ ہمارا کام سندھ میں امن بحال کرنا ہے انہوں نے کہا سندھ کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ فوج کی سوچ غیر سیاسی ہے جبکہ صوبے کا مسئلہ سیاسی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نیلسن منڈیلا کے اقتدار سنبھالنے سے نیا جنوبی افریقہ وجود میں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنوبی افریقہ کے عوام کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم جنوبی افریقہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب جمشید مارکر نے کہا ہے کہ بطروس غالی مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ چار ہزار پاکستانی فوجی بوسنیا بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو اس ماہ کے آخر تک سلاواکیہ میں تربیت حاصل کرنے کے بعد بوسنیا پہنچ جائیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ علماء کرام ذاتی اور فروعی اختلافات ختم کر کے ملکی استحکام کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔ انہوں نے بتایا کہ قانون کو ہاتھ میں لینے والے عناصر کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ اخوت کے فروغ کے لئے ۵ رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

○ مسٹر ممتاز حمید نے چیئرمین واپڈا کا چارج چھوڑ دیا ہے اور ان کی جگہ واپڈا کے نئے چیئرمین شمس الملک نے اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

○ واپڈا کے نئے چیئرمین مسٹر شمس الملک نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ضرور بنے گا۔ اور تمام شکوک و شبہات جلد دور ہو جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ممتاز حمید کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔ بجلی چوری روکنے' واجبات کی وصولی اور کرپشن کے خاتمے کے لئے ایکشن پلان پر عمل ہو گا۔

○ کراچی میں پوری طرح امن بحال ہو گیا ہے اور شہر کی رونقیں لوٹ آئی ہیں۔ تاہم متاثرہ علاقوں میں خوف و ہراس موجود ہے۔ پولیس اور رینجرز کے چھاپے ان علاقوں میں جاری ہیں۔

○ سینیٹر راجہ ظفرالحق کو سینیٹ میں قائد حزب اختلاف نامزد کیا گیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر کو سرحد میں شکست کا یقین ہوتا وہ فتح کا "صدارتی فرمان" جاری کرا لیتیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی جڑیں کٹ چکی ہیں۔ وزیر اعظم اور ان کے وزیر اعلیٰ کو عوامی حمایت کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نیازی نے کہا ہے کہ قیام پاکستان سے اب تک ارکان اسمبلی کے احتساب کے بل کا مسودہ قانون وزیر اعظم کو پیش کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بدعنوان ارکان اسمبلی کی غیر قانونی طریقہ سے جمع کردہ دولت اور اثاثے ضبط کر لئے جائیں گے۔

○ لاہور سمیت پنجاب میں دور دور تک آندھی اور تیزی بارش ہوئی جس سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا - چاندنی چوک
مری روڈ - راولپنڈی
فون : 420958

نزلہ، زکام اور کھانسی
فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
سونگھنے سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
نیز
فیور کیوریٹو سمیل
FEVER CURATIVE SMELL
سونگھنے سے ہر قسم کا بخار بہت جلد اتر جاتا ہے۔ یہ دونوں سمیلز موسم سرما کی اکثر تکالیف کا فوری علاج ہیں!
قیمت: فی سمیل 20.00 روپے
7 سات کیوریٹو سمیلز 150.00 خوبصورت پیکس میں
علاوہ ڈاک خرچ 10 روپے
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
سیلز آفس 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606